گوشہ اردو
(الف) تاریخ مذاہب

غیر مسلموں کا اسلام کی مخالفت اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنا

انتخاب: پروفیسر ریاض الدین ربانی*

تاریخوں میں ملتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت کا اعلان کیا تو مشرکین آپؐ کے مزاحم نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے آپ کی تردید کی مگر جب آپؐ نے (اور مسلمانوں نے) ان کے معبودوں کی برائی بیان کی تو وہ سب آپؐ سے متنفر ہو گئے اور مخالفت وعداوت پر اتر آئے اور آپؐ کی مخالفت پر سب نے اتفاق کر لیا۔(۱) اس بارے میں قرآن میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی (۲) سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اس کی پیروی کرو اس (پروردگار) کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر لو اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تم ان کے داروغہ ہو اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں"(۳)

امام شوکانی لکھتے ہیں کہ یہ آیت سد ذرائع کے لئے اصل اصیل ہے۔ یعنی یہ سد ذریعہ کے اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر مباح کام اس سے بھی زیادہ بڑی خرابی کا سبب بنتا ہو تو وہاں اس مباح کام ترک راجح اور بہتر ہے۔(۴) جہاں تک مشرکین مکہ کی مخالفت کے اسباب کا تعلق ہے اس کا ایک بنیادی سبب حسب بالا سطور میں بیان کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ دیگر اسباب میں سب سے کلیدی اور بنیادی سبب "لا الہ الا اللہ" (نہیں ہے کوئی الہٰ سوائے اللہ کے) کے کلمہ میں پوشیدہ

* سابق پرنسپل پریمئر کالج

مضمر ہے کیونکہ جب کوئی شخص مسلمان ہو کر یہ کہہ دیتا ہے کہ میرا کوئی الہٰ نہیں ہے میں کسی کو الہٰ نہیں مانتا سوائے ایک اللہ کے تو گویا وہ اپنے وقت کے پورے طاغوتی نظام، اس کے علمبرداروں اور ہر قسم کے معبودان باطل کا انکاری ہو جاتا ہے اس لئے کہ لفظ ''الہٰ'' کے متعدد معنی بیان کئے گئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: وہ بلند و بالا ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے، جس سے مشکلات دور کرنے کی استدعا کی جائے، جس کی عظمت و بلندی کے تصور سے انسان متحیر ہو جائے، جس کا غلبہ واقتدار قبول کیا جائے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، جس کے حکم کی اتباع کی جائے، جس کی محکومیت اختیار کی جائے، جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں بھی صاحب اقتدار ہو یعنی کائنات میں اقتدار و اختیار اسی کا ہو۔ انسان کی معاشی اور معاشرتی دنیا میں بھی اسی کا اقتدار و اختیار ہو، ہو جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہو جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جائے، جس کی اطاعت نہایت ضروری ہو۔ (۵) ایام جاہلیہ میں ہر قسم کے معبود حتیٰ کے بتوں کو بھی الہٰ کہا جاتا تھا۔ (۶)

چنانچہ ان معنوں اور مفہوم کے پیش نظر جب کوئی شخص یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' (کوئی الہٰ نہیں سوائے اللہ کے) کہتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ میرا کوئی بادشاہ یا فرماں رواں نہیں ہے، میں کسی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا کسی قانون کو نہیں مانتا، کسی کا حکم میرے لئے حکم نہیں ہے، کوئی رواج اور کوئی رسم مجھے قبول نہیں ہے، کسی کے امتیازی حقوق، کسی کی ریاست، کسی کا تقدس، کسی کے اختیارات کو میں نہیں مانتا مگر صرف ایک اللہ کے سوا میں سب سے باغی اور سب سے منحرف ہوں۔ (۷) لہٰذا اس کلمہ (لا الہ الا اللہ) پر ایمان اور اقرار محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں ہے بلکہ اس کلمہ کا اقرار غیر اللہ کی حاکمیت اور پورے طاغوتی (غیر اللہ) کے نظام کے خلاف بغاوت کا اعلان ہے انبیاءؑ کی سرگزشتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب بھی کبھی الہٰ واحد کی بندگی کی دعوت پیش کی گئی تو اس کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کیا گیا (۸) کیونکہ اس دعوت سے ہر ایک کے مفاد پر ضرب پڑتی ہے مثلاً پجاریوں کو اپنی پاپائیت کا خطرہ اس میں نظر آیا۔ رئیسوں کو اپنی ریاست کا، ساہوکاروں کو اپنی ساہوکاری کا، نسل پرستوں کو اپنے نسلی تفوق کا قوم پرستوں کو اپنی قومیت کا اجداد پرستوں کو اپنے باپ دادا کے موروثی طریقہ کار کا غرض یہ کہ ہر بت کے پرستار کو اپنے بت کے ٹوٹنے کا خطرہ اسی دعوت میں محسوس ہوا۔ اسی لئے ہر گروہ کی جانب سے اس دعوت کی مخالفت

اور مزاحمت کی جاتی رہی۔(۹) لہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نے اللہ واحد کی بندگی کی دعوت پیش کی تو مشرکین کی جانب سے آپ کی بھرپور مخالفت کی گئی۔

قریش کعبہ کے مجاور تھے جب کہ کعبہ کو سارے عرب میں ایک مرکزی اور مذہبی حیثیت حاصل تھی۔ اسی کعبہ کی وجہ سے قریش کی عزت تھی اس طرح قریش کی ایک قسم کی مذہبی قیادت تقریباً سارے عرب پر قائم تھی مذہب کے معاملہ میں لوگ ان کی طرف دیکھتے تھے اور اکثر ان کی راہنمائی پر اعتماد کرتے تھے اسلام کی دعوت سے سب سے پہلی اور سخت چوٹ ان کی اسی مذہبی بالادستی پر پڑتی تھی لہٰذا انہوں نے اپنی بالادستی کو قائم رکھنے کے خاطر اسی دعوت کی مخالفت کی(۱۰)

مشرکین مکہ کا ظلم وستم: ڈاکٹر عبدالصمد لکھتے ہیں ابتداء میں مشرکین مکہ نے اسلام کی دعوت کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی لیکن جوں جوں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور معاشرہ میں انکا وجود بحیثیت ایک جماعت کے محسوس ہونے لگا تب مشرکین مکہ اور ان کے سردار چوکنے ہوئے اور انہیں احساس ہوا کہ جسے یہ صرف چند سرپھرے انسانوں کا وسوسہ اور جنون خیال کر رہے تھے، سنجیدہ حقیقت ہے کہ اگر انہوں نے ان کی جلد خبر نہیں لی تو اس نظام کی خیر نہیں جس کے وہ علمبردار ہیں اور جس کے دم سے ان کی تمام عزت وعظمت قائم ہے لہٰذا اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے دعوت کو دبانے کیلئے اندھا دھن ظلم شروع کر دیا۔(۱۱) مشرکین مکہ کا یہ ظلم زیادہ تر غریب اور بے حامی و مددگار مسلمانوں پر کیا گیا۔(۱۲) اس ظلم وایذا رسانیوں سے مشرکین مکہ کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ مسلمان ہو چکے ہیں انہیں واپس اپنے مذہب پر لے آئیں لوگ اس ظلم واذیت کو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور اسلام قبول نہ کریں۔(۱۳) قریش مکہ نے اسلام لانے والوں پر جو مظالم کئے، انہیں جو تکالیف اور اذیتیں دیں ان کا مفصل بیان کرنا طوالت کا سبب بنے گا لہٰذا مختصراً یہاں چند واقعات پیش خدمت ہیں

بلالؓ بن رباح: ڈاکٹر عبدالصمد لکھتے ہیں بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے اسلام قبول کرنے کے جرم میں امیہ بن خلف نے ان پر شدید مظالم کئے وہ بلالؓ کو دوپہر کے وقت جب کہ تمازت آفتاب کی شدت سے ریت تپنے لگتی تھی ان کو ریت پر کبھی الٹا اور کبھی چت لٹا دیتا تھا اور پھر ایک بڑا پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتا تھا تو اسی حال میں پڑا رہے گا یہاں تک کے تو مر جائے یا محمد ﷺ کے دین سے ہٹ کر لات وعزیٰ کی پوجا کرنے لگے اس حال میں بلالؓ کے زبان پر "احد احد" یعنی اللہ تو ایک ہی ہے جاری رہتا تھا۔(۱۴) ابوبکر نے بلال کو جب اس حال میں دیکھا تو انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔(۱۵)

عمار بن یاسرؓ اور ان کے والدین: عمارؓبن یاسراوران کے والدین مسلمان ہوگئے تھے بنی مخزوم کے لوگوں نے ان پر بہت ظلم کیا دوپہر کے وقت گرم میدان میں لاکران کو طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے۔(۱۶) یہاں تک کے مشرکین نے عمارؓبن یاسر کے والدین کوطرح طرح کی تکالیف پہنچا کرشہید کردیا اس کے بعدعمارؓبن یاسر پر بہت مظالم کئے کبھی تپتی ریت پرلٹاتے کبھی آگ میں تپایاہوالال پتھر سینے پر رکھ دیتے اور کبھی پانی میں غوطہ دیتے اور کہتے کہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک تو محمدﷺ کوگالی نہ دے اورلات وعزیٰ کی تعریف نہ کرے آخر میں عمارؓ نے ان کے موافق عمل کردیا جب اس بات کا ذکر حضورﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگرتمہارادل ایمان پر مطمئن ہےتو کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔(۱۷)

خبابؓ بن الارت: خبابؓ بالکل ابتدائی دور میں مسلمان ہوگئے تھے وہ رسول اکرمؐ کے دارالارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی مسلمان ہوچکے تھے آپ کوقبول اسلام کی وجہ سے بے حد تکالیف پہنچائی گئیں۔(۱۸) ایک دن کوئلے جلاکرزمین پر بچھائے گئےاوران پر خبابؓ بن الارت کوچت لٹادیااورایک شخص نے چھاتی پر پاؤں رکھ لیا کہ کروٹ بدل نہ پائیں یہاں تک کے کوئلے پیٹ کے نیچے پڑے پڑے ٹھنڈے ہوگئے خبابؓ نے مدتوں کے بعد یہ واقعہ عمرؓ کے سامنے بیان کیاتو پیٹھ کھول کردکھائی وہ برص کے داغ کی طرح بالکل سفید تھی۔(۱۹)

ابو فکیھہؓ: ابوفکیہہؓ صفوان بن امیہ کے غلام تھےاور بلال بن رباحؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھاان کوبھی سخت ایذائیں پہنچائی گئیں ان کے پاؤں میں رسیاں باندھ کر آدمیوں سے کہا کہ گھسیٹتے ہوئے لے جائیں اورتپتی ہوئی زمین پرلٹائیں ایک دفعہ ان کواتنی اذیت دی کہ گمان ہوا کہ وہ مرگئے لیکن وہ پھرہوش میں آگئے حضرت ابوبکرؓ کاوہاں سے گزرہوا آپ نے ان کوخریدلیا اورآزادکردیا۔(۲۰) اسی طرح عامرؓبن فہیرہ کوبھی ابوبکرصدیقؓ نے خریدکرآزادکیا(۲۱)

صہیبؓ بن سنان رومی: صہیبؓ دراصل رومی نہیں تھے بلکہ رومیوں کی طرف ان کواس لئے منسوب کردیا تھا کہ رومیوں نے ان کوقید کرلیا تھا اورغلام بناکربیچ دیا تھا بعد میں عبداللہ بن جدان نے خریدکرآزادکیا جن ایام میں رسول اکرمؐ دارالارقم میں قیام فرماتھےاسی زمانہ میں صہیبؓ مسلمان ہوئے مکہ والوں نے ان کوکمزورجان کو بہت تکالیف پہنچائیں۔(۲۲) جب انہوں نے ہجرت کاارادہ کیاتو قریش مانع ہوئے آخرکاراپناپورامال دیکرجان چھڑائی اورہجرت کی۔(۲۳)

مظلوم خواتین : لبینہ، زنیرہ، نہدیہ، ام عبس وغیرہ کنیزیں تھیں۔ اسلام قبول کرنے کے جرم میں مشرکین مکہ نے شدید اذیت کا نشانہ بنایا بعدازاں ابو بکرؓ نے ان کنیزوں کو خرید کر آزاد کر دیا(۲۴) قریش مکہ کی یہ ایذا رسانیاں صرف غلاموں اور کمزور لوگوں تک محدود نہ تھیں بلکہ جہاں کہیں انہیں موقع ملتا وہ انہیں ایذا دینے کی کوشش کرتے

نبیؐ پر ظلم وستم : نبی ﷺ کو انہوں نے اذیتیں پہنچائیں، ایک دن ایسا ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنی چادر رسول اکرم ﷺ کے گلے میں ڈال کر بہت زور سے آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا پس ابو بکر صدیقؓ آ گئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لیکر آیا ہے۔(۲۵) اس پر مشرکین نے رسول اکرم ﷺ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی داڑھی اور سر کو اس زور سے گھسیٹا کہ داڑھی کے بال نچ گئے اور سر بھی پھاڑ دیا(۲۶) اسی طرح ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے قریش کے کچھ لوگ آپؐ کے اردگرد موجود تھے کہ عقبہ بن معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی رسول اکرم سجدہ ہی میں پڑے رہے وہ بدبخت یہ دیکھ کر خوب ہنسے پھر ایک شخص حضرت فاطمہؓ کے پاس گیا اور واقعہ سے آگاہ کیا وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا۔(۲۷) مشرکین مکہ کا اکثر یہ معمول تھا کہ وہ آپؐ پر آوازیں کستے آپ کی تکذیب کرتے کوئی آپ کو کاہن کہتا، کوئی ساحر اور کوئی مجنوں اور شاعر کہتا تھا اور طرح طرح سے آپ کو تکلیفیں پہنچاتے تھے۔(۲۸) رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانے والوں میں ابولہب ابوعزیٰ، اسود بن عبد یغوث، الحرس بن قیس بن عدی، ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف، ابوالقیس بن خاکہ، عاص بن وائل سہمی نصر بن الحرث، ابوجہل، (اس کا نام عمرو تھا اور اس کی کنیت ابوالحکم تھی مگر مسلمانوں نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی تھی) زہیر بن ابی امیہ، عقبہ بن ابی معیط، اسود بن مطلب بن اسد، رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم وغیرہ پیش پیش تھے۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ یہ عام مسلمانوں کو بھی شدید اذیت دیا کرتے تھے۔(۲۹) ایک دفعہ ابو بکر صدیقؓ ایک مجمع میں تبلیغ کی نیت سے کھڑے ہوئے اور دین کی دعوت پیش کی مشرکین غیظ وغضب کی حالت میں ان پر ٹوٹ پڑے اور چہرے پر اس قدر جوتے مارے کہ خدوخال پہچانے نہ جاتے تھے بنوتمیم آپ کو اٹھا کر لے گئے ان کو ابو بکرؓ کی

موت میں کوئی شبہ نہ تھا دن ڈھلے آپ کو ہوش آیا اور پہلا لفظ آپ کی زبان سے جو نکلا وہ یہ تھا بتاؤ رسول اللہ ﷺ خیریت سے ہیں۔(30) جب عمرؓ بن خطاب نے اسلام قبول کیا تو مشرکین کا ایک جم غفیر جن سے پوری وادی بھر گئی تھی آپ کو قتل کرنے کے ارادے کیلئے آئے مگر عاص بن وائل کے امان دینے پر وہ ایسا نہ کر سکے۔(31) صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق عثمان غنیؓ جیسے صاحب ثروت صحابی پر بھی اسلام قبول کرنے کے جرم میں ایسے مظالم ہوئے کہ اگر ان کی جگہ احد پہاڑ بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔(32) اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔(33) مگر یہ ظلم بھی عثمان غنیؓ کو دین سے نہ ہلا سکا۔ مشرکین مکہ کی روز روز کی ایذا رسانیوں سے تنگ آ کر ایک دفعہ خبابؓ بن الارت نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپؐ ہمارے لئے اللہ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے؟ یہ سن کر آپ کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں اور آرا ان کے سر کے درمیان رکھ کر چلایا جاتا تھا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی۔ اللہ کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا۔(34) مسلمانوں کی اس طرح کی آزمائشوں اور ایذا رسانیوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تم لوگوں کو مل جائے گا“ حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے ان پر سختیاں آئیں مصیبتیں آئیں ہلا مارے گئے یہاں تک کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) ہاں اللہ کی مدد قریب ہے۔(35)

قرآن کریم میں ایسے حالات میں اہل ایمان کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔(36) قرآن کریم میں اہل حق پر آنے والی ان آزمائشوں کا یہ مقصد بھی بیان کیا گیا ہے کہ دعویٰ ایمان کی پرکھ ہو جائے کہ کس نے صدق دل سے ایمان قبول کیا ہے اور کس نے محض مصلحت کے خاطر قبول کیا ہے اس بارے میں سورۃ العنکبوت میں آیا ہے ”کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں“(37) (ماخوذ سیرت نبوی اور سیرت نگاری کا خصوصی مطالعہ)

حواشی و حوالہ جات

(۱) سیرۃ ابن ہشام ص/ ۱۲۹، تاریخ طبری، ص/ ۹۰، تاریخ ابن خلدون، ص/ ۴۵
(۲) تفہیم القرآن (جلد اول) سورۃ الانعام حاشیہ ۷۲، ص/ ۵۷۱
(۳) القرآن الحکیم مع ترجمہ فتح الحمید، سورۃ الانعام آیات ۱۰۷ تا ۱۰۹، ص ۲۰۱
(۴) قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر، سورۃ الانعام آیت ۱۰۸، حاشیہ ۳، ص ۳۸۱
(۵) غلام احمد پرویز، لغات القرآن، مادہ "ال ہ" (جلد اول) ادارہ طلوع اسلام لاہور بار اول مارچ ۱۹۶۰، ص/ ۲۴۹ تا ۲۵۱
(۶) ایضاً ص/ ۲۵۰
(۷) اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے، ص/ ۲۸
(۸) سورۃ الاعراف ۵۹ تا ۱۲۷، سورۃ ھود آیات ۲۵ تا ۹۵
(۹) اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے۔ ص/ ۲۹
(۱۰) حیات طیبہ، ص ۶۲
(۱۱) امین احسن اصلاحی دعوت دین اور اس کا طریقہ کار، فاران فاؤنڈیشن لاہور فروری ۱۹۸۸، ص ۲۱۷
(۱۲) تاریخ اسلام (جلد اول) ص/ ۲۶
(۱۳) رحمتہ للعالمین (جلد اول)، ص/ ۵۴
(۱۴) ابن اثیر ص/ ۹۳، سیرۃ ابن ہشام، ص/ ۱۵۲، مدراج النبوت (حصہ دوئم ص/ ۲۶)
(۱۵) بخاری جلد دوئم کتاب المناقب باب ۴۰۷ مناقب بلال بن رباح مولی ابی بکرؓ، ص/ ۴۱۶، کمال فی اسماء الرجال، ص/ ۳۳۳
(۱۶) سیرۃ ابن ہشام ص ۱۵۴، مدارج النبوت (حصہ دوئم) ص، ۶۲
(۱۷) ابن اثیر، ص/ ۹۵
(۱۸) اکمال فی اسماء الرجال، ص/ ۳۵۰
(۱۹) سیرۃ النبی ﷺ، (جلد اول)، ص/ ۱۳۹
(۲۰) ابن اثیر، ص ۹۸

(۲۱)ابن اثیر،ص ۹۷
(۲۲)اکمال فی اسماء الرجال،ص/ ۳۷۶
(۲۳)ابن اثیر،ص ۹۶
(۲۴) سیرۃ ابن ہشام،ص ۱۵۳،ابن اثیر،ص ۹۹،شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن القیم جوزی مترجم سید رئیس احمد جعفری (ندوی) زادالمعاد فی ھدی خیر العباد (حصہ دوئم) نفیس اکیڈمی کراچی باراول اگست ۱۹۶۲ء،ص/ ۹۹
(۲۵) بخاری (جلد دوئم) کتاب المناقب ۳۸۷ ابوبکر صدیقؓ کے دیگر فضائل ص ۳۸۷
(۲۶)ابن ہشام،ص ۱۳۶،مدارج النبوت (حصہ دوئم)،ص/ ۶۱
(۲۷) مشکوۃ شریف (جلد سوئم) کتاب الفتن باب البعث وبد الوحی روایت ۱۰/ ۵۵۹۶ ،ص/ ۱۶۵ (جلد دوئم) کتاب المناقب باب ۴۴۳ مالقی النبی ﷺ واصحابہ من المشرکین بمکتہ ص/ ۴۴۶
(۲۸) سیرت ابن ہشام،ص ۱۳۵،محسن انسانیت ص/ ۱۵۱ تا ۱۶۶
(۲۹)ابن اثیر،ص/ ۱۰۰ تا ۱۰۹
(۳۰) سیرت سرور عالم (جلد دوئم) ص/ ۵۴۴، نبی رحمتؐ ص/ ۱۶۲
(۳۱) بخاری (جلد دوئم) کتاب المناقب باب ۱۴۴۹ اسلام عمرؓ بن خطاب،ص/ ۴۵۱
(۳۲) ایضاً باب ۱۴۴۸ اسلام سعیدؓ بن زید،ص ۴۵۰،باب ۱۴۴۹ اسلام عمرؓ بن خطاب،ص/ ۴۵۲
(۳۳) بخاری (جلد سوئم) کتاب الاکراہ باب ۱۰۳۸ من اختار الضرب والقتل والھوان عل الکفر ،ص/ ۶۶۷
(۳۴) ایضاً ص/ ۶۶۸، (جلد دوم) کتاب المناقب باب ۴۴۳، مالقی النبی ﷺ واصحابہ من المشرکین بمکتہ،ص ۴۴۶
(۳۵) ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حواشی،سورۃ البقرۃ،آیت ۲۱۴،ص/ ۱۰۳
(۳۶) سورۃ العصر آیت نمبر ۳
(۳۷) ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حواشی،سورۃ العنکبوت،آیات ۲ تا ۳،ص، ۱۰۰۳